مرزا قادیانی کی علمی حیثیت
اس کے بیٹے مرزا محمود احمد کی نظر میں

مولانا سہیل باوا (لندن)

یوٹیوب، فیس بک اور قادیانی میڈیا پر قادیانی حضرات اپنے ماننے والوں کو مرزا قادیانی کی قابل اعتراض تحریروں کو تاویلات اور خود ساختہ رؤیا وکشوف کے ذریعہ الجھا کر بھٹکانے کا فریضہ، وظیفہ سمجھ کر ادا کر رہے ہیں۔ میری ان تمام قادیانیوں سے گزارش ہے کہ اگر آپ ہر بات کی تاویل کریں گے تو حقائق تک کبھی رسائی نہ پاسکیں گے۔ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے لاکھ جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ آخر جھوٹ پکڑا ہی جاتا ہے جس پر بجز ندامت وشرمندگی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اس لئے گزارش ہے کہ قادیانی حضرات دوران مطالعہ خود ساختہ تاویلات میں ہرگز نہ الجھیں بلکہ انصاف اور اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ قادیانی ان جھوٹ اور اشتعال انگیز اور جذبات میں آگ لگا دینے والی تحریروں کا جواب دینے کے بجائے ان سے برأت کا اعلان کریں۔ مرزا قادیانی کا دعوائے نبوت صرف نبی ہونے کا نہیں۔ بلکہ سب انبیاء کرام، حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہونے کا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ، رخ ص ۲۰۹/ ج نمبر ۱۸)

اور اُن کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے، نے اس کی تشریح میں لکھا ہے، ”مسیح موعود کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔“ (کلمۃ الفصل/ص ۱۱۳)

ان حوالوں سے کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب، اور ان کے پیروکار مرزا کو نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر سمجھتے ہیں، مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں، بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈلا (پیغام صلح صفحہ ۶۳ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۸۵) لیکن افسوس ان قادیانیوں پر جو اس کا جواب نہیں دے سکتے کہ جو شخص یہ کہتا ہو کہ (میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈلا) اور اس کا حال یہ ہو کہ اس کو اسلامی مہینوں کے نام تک نہ آتے ہوں (تریاق القلوب ص ۴۱ روحانی خزئن جلد ۱۵ اص ۲۱۸)

کیا قادیانی اس بات کا جواب دے سکتے ہیں؟ اور کیا یہ مرزا قادیانی کی جہالت اور اللہ تعالیٰ کی توہین کی بیّن دلیل نہیں؟ ہر نبی کامل العقل بلکہ اکمل العقل ہوتا ہے۔ وحی الٰہی کو سمجھنے میں غلطی نہیں کرتا کہ وہ معصوم ہوتا ہے۔ ہر نبی کو وحی

الٰہی پر کامل ایمان بھی ہوتا ہے اور اطمینان بھی۔ نبوت غباوت کے ساتھ کبھی جمع نہیں ہوسکتی۔ غبی کا نبی ہونا عقلاً محال ہے۔ ایک عاقل اور دانا کو غبی اور ناقص العقل پر ایمان لانے کا حکم دینا سراسر خلاف عقل ہے اور عقلاً یہ بھی محال ہے کہ کسی غبی اور ناقص العقل شخص کو فقط غبی اور ناقص العقل لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا جائے۔ اس لیے کہ نبی اور امت جب دونوں ہی ناقص العقل ہوں گے تو پھر وہ دین نہیں بلکہ حماقتوں کا مجموعہ ہوگا اور کسی احمق کی حماقتوں سے صلاح وفلاح کی توقع ہرگز نہیں نہیں ہوسکتی بلکہ خرابی ہی کی امید کی جاسکتی ہے۔

راقم نے مرزا قادیانی کی غباوت ثابت کرنے کے لیے ایک ہی مثال پیش کی ہے۔ نبی کا علم ایسا کامل اور مکمل ہوتا ہے کہ امت کے حیطۂ ادراک سے بالا اور برتر ہوتا ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تو یہ ہے کہ میں تمام اوّلین اور آخرین سے علوم میں بڑھا ہوا ہوں لیکن یہ دعویٰ ایسا بدیہی البطلان ہے کہ جس کو سوائے نادان کے کوئی قبول نہیں کرسکتا۔ اسلام میں علم کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ قرآن وحدیث کی رو سے علم اور اہل علم کا درجہ بہت بلند ہے۔ علم ایک نور اور معرفت ہے اور جہالت تاریکی۔ جس طرح نور اور ظلمت، روشنی اور تاریکی باہم برابر نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح ایک عالم اور جاہل یکساں نہیں ہوسکتے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ بہت بڑے عالم ہیں اور انہیں تمام علوم اللہ تعالیٰ نے سکھائے ہیں۔ وہ اپنی کتب میں بار بار کہتے ہیں کہ میری معلومات خدائی ہیں اور میں نے علم براہ راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا ہے۔

مرزا قادیانی اپنی وحی والہام میں کہتا ہے

> (انک باعیننا سمیتک المتوکل وعلمنہ من لدنا علما یعنی تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ہم نے تیرا نام متوکل رکھا، اپنی طرف سے علم سکھلایا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۹۸ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۷۶)

مرزا قادیانی کا دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو بشارت دی کہ

> وھب لی علوم مقدسة نقیة ومعارف صافیة جلیة وعلمنی مالم یعلم غیری من المعاصرین، اللہ تعالیٰ نے مجھے پاک مقدس علوم نیز صاف وروشن معارف عطا کئے اور وہ کچھ سکھایا جو میرے سوا کسی اور انسان کو اس زمانے میں معلوم نہ تھا۔ (انجام آتھم ص ۷۵ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۷۵)

اس کے برعکس مرزا قادیانی لکھتا ہے

> (تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا تھا اور ماں صرف چند دن کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی۔'' (پیغام صلح/ رخ، ج ۲۳/ ص ۴۶۵)

راقم کو قادیانیوں سے اور مرزا قادیانی سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں ہے، بلکہ ان کے دعوے پر غور کرنے کے لئے جب ان کی تحریروں کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ وہ اپنی تحریر وتقریر میں سچائی کے پابند نہیں، بلکہ ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہیں کہ آدمی کانپ جاتا ہے، مرزائیوں کی عقل پر ماتم کرنے کو جی کرتا ہے، تمام اوّلین اور آخرین سے علوم میں بڑھا ہوا اور علم براہ راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنے والا، جس کو اللہ تعالیٰ نے وہ کچھ سکھایا جو کسی انسان کو زمانہ میں نہیں سکھایا اور

بڑے سے بڑے عاقل کی عقل اس کے ہم پلہ نہ ہو،لیکن افسوس مرزا قادیانی دجال کوصرف یہ ہی نہیں بلکہ مرزا کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سوانح عمری ہی سے واقفیت نہ تھی! کیا یہ حیرت کی جگہ نہیں ہے؟ جس کوخود محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ ہے۔ ان کے بارے میں بنیادی معلومات بھی نہ ہوں بلکہ مرزا قادیانی سے ایک پرائمری کا طالب علم بھی زیادہ صحیح اور بہتر جانتا ہے۔

باری تعالیٰ فرماتے ہیں **الم یجد ک یتیما فاٰ و ٰی** کیا اللہ نے تم کو یتیم نہیں جانا یا حالت یتیمی میں نہیں پایا۔

یجد (مضارع)وجد سے ہےاور وجد کا معنی یا توعلم (اس نے جانا)اور یتیما دوسرا مفعول ہے یاوجد وجود سے مشتق ہےاور وجود کا معنی ہے پانا اس وقت یتیما حال ہوگا۔استفہام انکار نفی کے لیے ہےاور انکار نفی اثبات کو مستلزم ہےاس سے غرض ہے مخاطب سے اقرار کرانا۔مطلب یہ ہے کہ اللہ نے آپ کو یتیم پایا یعنی آپ کا باپ فوت ہوگیا تو آپ کو اللہ نے نادار بچہ پایا۔باپ نے نہ تمھارے لئے مال چھوڑا نہ کوئی ٹھکانہ۔ اس جملہ میں **ما ودعک** کے معنی کی تاکید ہے،**فاٰ وٰی** پس اس نے آپ کوٹھکانہ دیا یعنی پہلے آپ کے تایا زبیر بن عبدالمطّلب اور پھر چچا ابوطالب کے پاس آپ کا ٹھکانا بنایا اور ان کو آپ کا کفیل مقرر کردیا۔بغوی نے بحوالہ ترمذی شریف حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ سے ایک درخواست کی تھی لیکن اگر نہ کی ہوتی تو میرے نزدیک بہتر ہوتا میں نے عرض کیا تھا۔ پروردگار آپ نے سلیمان بن داوٗد کو بڑی حکومت عطاءفرمائی اور فلاں کو فلاں چیز دی،اللہ نے فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا میں نے آپ کو یتیمی کی حالت میں نہیں پایا اور پھر آپ کو ٹھکانہ نہیں دیا۔راقم قادیانیوں کے لیے تاریخ،کتب تفسیر وحدیث کے مزید حوالے پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کررہاہے تاکہ قادیانی انتہائی غیر جانبداری،خالی الذہن اور ٹھنڈے دل کے ساتھ اللہ کی دی ہوئی عقل وشعور کواستعمال کر کے مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

الم یجد ک یتیما فاٰ وٰ ی :فیه مسائل وذکروا فی تفسیر الیتیم امرین . الاء ول : ان عبدالله بن عبدالمطلب فیماذکره اهل الاء خبار توفی واء م رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حامل به،ثم ولد رسول الله فکان مع جده عبدالمطلب ومع أمه آمنه،التفسیر الثانی للیتیم : أ نه من قولهم درة یتیمه ، والمعنی الم یجدک واحدا فی قریش عدیم النظیر فأواک؟التفسیر الکبیرأ مفاتیح الغیب (المجلدالسادس عشر ۳۱ ،۳۲، ص۱۹۴)﴿الم یجد ک یتیما فاٰ وٰ ی﴾ یعلمک ، ﴿ یتیما ﴾توفی أبوه علیه الصلاة والسلام وهو اجنین،(تفسیر البحرالمحیط الجز ء الثا من) ﴿قال سماحة الا ستاذ الامام الشیخ محمد الطاهر ابن عاشور فی التفسرالتحریر ر التنویر ،وا لیتیم : الصبی الذی مات أبوه وقدکان ابوالنبی صلی اللہ علیہ وسلم توفی وهوا جنین المجلد الثانی عشر الأ جزأ ۲۹ ،۳۰ ﴾ واختلف فی وفاة أبیه عبد الله ، هل توفی ورسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حمل ،اوَ تو فی بعد ولا دتة ؟ علی قو لین : اصحهما : أ نه تو فی ورسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حمل . والثانی: انه توفی بعد ولا دته بسبعة أ شهر .(زاد المعاد فی هد ی خیر العباد الجزء

لاول ص ۲۶)﴿وأخرج البیھقی فی الدلائل عن ابن شھاب رضی اللہ عنہ قال : بع عبدالمطلب ابنہ عبداللہ یتمارالہ تمرا من یثرب فتوفی عبداللہ وولدت آمنۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ،فکان فی حجرجدہ عبدالمطلب الدرالمثور فی التفسیر المأثور المجلد اسادس ص ۲۱۱﴾

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا۔اس حال میں کہ حضرت آمنہ ابھی حاملہ ہی تھیں۔اسی پر علماء کا اتفاق ہے(یعنی حضرت عبداللہ کا انتقال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے ہوگیا تھا۔اگرچہ کچھ روایات ایسی بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بعد فوت ہوئے اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم کتابوں میں جہاں آپ کی آمد کی خبریں ہیں۔اس بات کو بھی آپ کی نبوت کی علامتوں میں سے ایک علامت بتلایا گیا ہے کہ آپ کے والد کا انتقال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے ہی ہوجائے گا اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یتیم ہونے کی شان مکمل طریقے پر پائی جائے گی۔

(سیرت حلبیہ اردو جلد اوّل نصف اول باب چہارم ص۱۷۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بطن مادر میں تھے کہ حضرت عبداللہ نے پچیس برس کی عمر میں وفات پائی۔محمد بن عمر الواقدی کہتے ہیں: عبداللہ بن عبدالمطلب کی وفات اور ان کی عمر کے متعلق جتنی روایتیں ہیں۔ان سب میں سے صحیح ترین قول ہماری نزدیک یہی ہے۔محمد بن سعد کہتے ہیں: ثابت ترین روایت پہلی ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطن مادر ہی میں تھے کہ حضرت عبداللہ انتقال کر گئے۔

(طبقات ابن سعد حصہ اوّل ص۱۴۲)

پھر حضرت آمنہ کے حمل ہی کی حالت میں حضرت عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کو سفر شام کا اتفاق ہوا اور اسی سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے پہلے وفات پائی۔

(سیرت ابن ہشام جلد اوّل اردو ص۱۰۶)

والمقصود أن امہ حین حملت بہ توفی أبوہ عبداللہ وھواحمل فی بطن أمہ علی المشھور. قال محمد بن سعد : حدثنا محمد بن عمر ،ھوالواقدی ، قال خرج عبداللہ بن عبد المطلب الی الشام الی غزوۃ فی عیر من عیران قریش یحملونہ تجارات ، ففرغوا من تجاراتھم ثم انصرفوا فمررا بالمد ینہ وعبداللہ بن عبدامطلب یومئذ مریض ،فقال :أتخلف عند أخوالی بنی عندی بن نجار ،فأقام عندھم مریضا شھرا ومضی أصحابہ فقد موا مکۃ فسأ لھم عبدالمطلب عن ابنہ عبد اللہ فقالوا خلفناہ عند أخوالہ بنی عند بن النجار وھو مریض. فبعث الیہ عبدالمطلب أکبر ولدہ الحارث فوجدہ قد توفی ودفن فی دار النابغۃ فرجع الی أبیہ فأخبرہ.فوجد علیہ عبدالمطلب واخوتہ

وأ خواتہ وجداشد یدا، ورسول صلی الله علیه وسلم یومئذحمل . ولعبد الله بن عبد المطلب یوم توفی خمس وعشرون سنة.قال الواقدی: هذا هوأثبت الا قاویل فی وفاة عبدالله وسنه عد نا. قال الوقدی :وحدثنی معمر عن الزهری أن عبدالمطلب بعث عبداللهالی المد ینة یتمارا لهم تمرا فمات. قال محمد بن سعد وقد أنبأ نا هشام بن محمد بن السا ئب الکابی عن أ بیه وعن عوانة بن الحکم قالا : توفی عبدالله بن عبدالمطلب بعد ما أتی علی رسولصلی الله علیه وسلم ثمانیتو عشروین شهرا ، وقیل سبعة اشهر. وقال محمد بن سعد والاول اثبت، انه توفی وسولصلی الله علیه وسلم حمل . وقال الزبیر بن بکار : حدثنی محمد بن حسن عن عبد السلام عن ابن خر بوذ ، قال :توفی عبد الله وسولصلی الله علیه وسلم ابن شهرین ، ومات امه وهوابن اربع سنین ، ومات جده وهوابن ثمان سنین ، فاوصی به الی عمه ابی طالب . والذی رجحه الوقدی وکاتبه الحافظ محمد بن سعد انه علیه الصلاة وسلام توفی ابوه وهوجنین فی بطن امه وهذا ابلغ الیتیم وعلی مراتبه.

(البدایۃ والنہایۃ الجزالثانی ص۳۴۱۔۳۴۲)

راقم کی نقل کردہ تمام روایات کے بارے میں تمام مؤرخین وارباب سیر اور مفسرین ،علماء اس بات پر متفق ہیں کہ حضور علیہ السلام کے والد گرامی کا انتقال اسی زمانے میں ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی شکم مادر ہی میں تھے اوران حضرات کے نزدیک یہ ہی روایات زیادہ مشہور ثابت ترین صحیح ترین اور قابل اعتماد ہیں اوراسی پر علماء کا اجماع بھی ہے اور البدایہ والنھایہ میں ہے کہ واقدی نے یہاں تک کہہ دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی وفات اس وقت ہوئی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر میں ہی تھے اور وفات کے وقت عمر پچیس سال تھی۔اس بات کا ثبوت اوراس بات کی تصدیق ان مستند روایات سے ہو چکی ہے جواب تک ہمیں ملی ہیں،اور واقدی نے ثبوت کے ساتھ اپنے اسی بیان کو ترجیح دی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی وفات کے وقت شکم مادر ہی میں تھے اور یہی آخری بات تمام دوسری روایات زیادہ صحیح اور قابل اعتماد ہے،اور البدایہ ولنھایہ میں ہی محمد بن سعد کہتے کہ یہ بات پایہ ٔ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب فوت ہوئے اس وقت رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر میں تھے۔محمد بن سعد نے پایہ ٔ ثبوت کی بات کہہ کر مہر تصدیق لگا دی۔اس کے علاوہ علامہ حافظ ابوالفدا ءعماد ین ابن کثیر اس کا ثبوت مستند اور صحیح حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحریر فرما کر کہتے ہیں کہ یہاں اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصیت سے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جیسا کہ مشہور ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ اسی زمانے میں وفات پا گئے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی شکم مادر میں ہی تھے۔راقم نے کتاب وسنت سے مستند صحیح اور راجح مشہور بے شمار دلائل نقل کیے۔

اب ہمارا سوال قادیانیوں سے یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے راجح صحیح ،مستند اور قابل اعتماد قول کو چھوڑ کر نہایت ضعیف مرجوح ،غیر مسند قول کو کیوں اختیار کیا؟ چنانچہ ان کے جھوٹ کی صرف ایک مثال آپ کے غور کرنے لئے لکھی گئی

ہے اور اس کے علاوہ ایک طویل فہرست غلط بیانیوں کی خاکسار کے سامنے موجود ہے۔ ان شاء اللہ جتنی تعداد چاہیں پوری کردوں گا۔ مرزا قادیانی کے ایک نہیں سیکڑوں اور ہزاروں جھوٹ ریکارڈ پر موجود ہیں، اسے لائق التفات آدمی سمجھنا صحیح نہیں۔ قادیانیوں کی ساری جماعت بھی مل کر مرزا قادیانی کو سچا ثابت کرنے پر زور لگائے، تب بھی الحمداللہ ایک اکیلا خادم، ختم نبوت کا سپاہی، مرزا قادیانی کو لچا اور بے ایمان ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ مت بھولئے کہ یہ مرزا کی آخری تحریر تھی جو کہ دو تین دنوں میں اس ملک سے نفاق اور پھوٹ کو دور کرنے کے لئے لکھی تھی جو کہ انہتر برس کے علمی مطالعہ کا نچوڑ تھی پھر تحریر بھی اس ہستی کے متعلق جن کا ذکر ہر زبان پر اور چرچا ہر گھر میں ہے اور واقعہ بھی ایسا جسے ہمارے لاکھوں واعظین ۱۴ سو برس سے گلی گلی سنا رہے ہیں اور جس سے ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آگاہ ہیں۔ حیرت ہے کہ مرزا قادیانی سیرتِ نبوی کے اس مشہور ترین واقعہ سے جاہل نکلا۔ مرزا قادیانی کے جاہل ہی نہیں بلکہ اجہل ہونے کی بھی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔ قادیانیوں سے درخواست ہے کہ قرآن وحدیث کو سمجھیں جس طرح صحابہ کرام نے بیان کیا نہ یہ کہ مرزا قادیانی کی جھوٹی تاویلات کو قرآن وحدیث سمجھ کر اپنا ایمان تباہ کریں۔ اگر قادیانی حضرات نے مرزا قادیانی کے گھر کی خبر لی ہوتی تو اس طرح کی باتیں نہ کرتے۔ آپ کی معلومات کے لئے عرض یہ ہے کہ جو شخص خدا سے مکمل تعلیم براہ راست حاصل کرنے کا دعویدار ہو، اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہو کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابلے پر آتا۔ جیسا کہ میں نے قرآنی تفسیر کے لیے بار بار ان کو بلایا تو خدا اس کو ذلیل اور شرمندہ کرتا۔ سو فہم قرآن جو مجھ کو عطا کیا گیا یہ اللہ جل شانہ کا ایک نشان ہے میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ عنقریب دنیا دیکھے گی کہ میں اس بیان سچا ہوں (روحانی خزائن جلد ۱۲ ص ۴۱) لیکن افسوس کہ مرزا قادیانی کو قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ تو کیا ملتا بلکہ اللہ نے مرزا قادیانی کی اپنی روح اور بقول قادیانیوں کے خدا کا مقرر کردہ خلیفہ مرزا محمود احمد کے ذریعہ زیر بحث مسئلہ میں مرزا قادیانی کو ذلیل وخوار کردیا۔

مرزا محمود احمد کہتا ہے کہ

> رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی رحم مادر میں ہی تھے کہ آپ کے والد فوت ہوگئے۔ جب آپ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا عبدالمطلب کے دل میں غیر معمولی طور پر محبت پیدا کردی۔
>
> (تفسیر کبیر از مرزا بشیر الدین محمود احمد جلد ۹ ص ۹۷)

مرزا محمود احمد اپنے باپ کی بات کو ردی کی ٹوکری میں ڈال کر کہتا ہے کہ ابا جی اگرچہ آپ مسیح موعود ہوں گے لیکن میں آپ کی اس بات پر اعتماد نہیں کرتا کیونکہ آپ کی یہ بات صحیح نہیں ہے غلط اور جھوٹی ہے اور مرزا قادیانی کہتا ہے۔

> میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جس کثرت اور صفائی سے غیب کا علم حضرت جل شانہ نے اپنے ارادۂ خاص سے مجھے عنایت فرمایا ہے۔ اگر دنیا میں اس کثرت تعداد اور انکشاف تام کے لحاظ سے کوئی اور بھی میرے ساتھ شریک ہے، تو میں جھوٹا ہوں۔ (روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۲۹۷)

مرزا محمود احمد زیر بحث مسئلہ میں انکشاف تام میں شریک ہوکر مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے اعلان کررہا ہے اور مرزا محمود احمد اپنے باپ کے بارے میں کہتا ہے کہ

> جو مسیح موعود کے ایک لفظ کو بھی جھوٹا سمجھتا ہے۔ وہ خدا کی درگاہ سے مردود ہے کیونکہ خدا اپنے نبی کو وفات تک غلطی میں نہیں رکھتا۔(بدر ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۷، انوار العلوم جلد ۷، ص ۱۲۴)

مرزا محمود احمد اپنے فتویٰ کے مطابق مرزا قادیانی کی بات (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا تھا) کو رد کر کے خدا کی درگاہ سے مردود ہوا۔ اور مرزا قادیانی اپنے فتویٰ کے مطابق اپنے بیٹے کو انکشاف تام میں شریک کر کے جھوٹا اور کذاب ہوا، پاپ اور بیٹا آمنے سامنے ہیں۔اب فیصلہ قادیانیوں کے ہاتھ میں ہے کہ مربیوں کی بات مانیں؟ یا مرزے کی بات یا پھر خلیفہ صاحب مرزا محمود احمد کی؟ مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی شکمِ مادر میں ہی تھے کہ آپ کے والد فوت ہوگئے تھے۔لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی قرآنی علوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دعویٰ کرنے کے باوجود سیرت کے باب کا یہ اہم پہلو بھی نہ جان سکا۔قادیانیوں کو جب مرزا قادیانی کو سچا ثابت کرنا ناممکن ہوتا ہے تو دوسرے پیغمبروں کی باتوں اور ارباب اہل علم کو جھوٹا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں تاکہ لوگوں پر واضح ہو کہ جھوٹ بولنے سے نبوت میں فرق نہیں آتا۔معاذ اللہ! کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی اکیلا ہی جھوٹا نہیں۔بلکہ اور پیغمبر بھی جھوٹے گزرے ہیں۔حقیقت میں مرزا قادیانی خود ہی جھوٹوں کا بادشاہ ہے۔مرزائی مربی جھوٹے، جھوٹی خلافت اور جھوٹی جماعت ہے۔حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور بھاگتا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادیانیوں کو جھوٹ کی دکان بند کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں آمین۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدظلہ

دفتر احرار لاہور میں تشریف آوری

لاہور (۱۴؍جون) خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ، مجددیہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم، ۱۴؍جون ۲۰۱۰ء کو دفتر احرار تشریف لائے۔میاں محمد اویس، قاری محمد یوسف احرار، چودھری محمد اکرام احرار اور ملک محمد یوسف کے علاوہ دیگر احرار ساتھیوں نے ان کا استقبال کیا۔مغرب سے عشاء تک حضرت دفتر احرار میں موجود رہے۔ دوست احباب اور خانقاہ سراجیہ کے متعلقین نے خوب استفادہ کیا۔حضرت مولانا خلیل احمد مدظلہ نے ختم نبوت کے محاذ پر مجلس احرار اسلام کی جدوجہد اور دیگر جماعتوں کی سعی و کوشش کی کامیابی کے لیے دعا فرمائی۔